

بے نظیر ہے بلکہ تاریخ انسانی میں بھی ایسی کوئی دوسری مثال نہیں ہے۔ یہی ایک حادثہ ہے جس پر نوع انسانی اشک ریز ہوگی۔ کیا ہندو کسی پر اس طرح روئے۔ کیا عیسائی اپنے کسی شہید پر اس طرح اشکبار ہوئے۔ کیا بدھشت میں ایسی کوئی مثال ہے۔ کیا پارسیوں میں ایسی کوئی قربانی ہے جس کا اس قدر احترام کیا جاتا ہو۔ پرانی تاریخ میں ایسے غمنا کی عمیق اور گہرا سوز واقعہ کر بلا سے مخصوص ہے جسے ہر قوم نے محسوس کیا۔
(بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۳ پر۔۔۔۔)

کچھ لوگ مسلمانوں کے کارناموں میں فتوحات کی قیمت بہت لگایا کرتے ہیں لیکن علامہ اقبالؒ نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ تاریخ اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ واقعہ شہادت امام حسینؑ ہے۔ اموی و عباسی اور دوسرے فتوحات اس کے مقابلے میں نہیں لائے جاسکتے۔ آج نہ شام کی حکومت ہے نہ بغداد کی۔ غرناطہ کی یاد تک دل میں نہ رہی۔ لیکن امامؑ کی تکبیر سے آج بھی ہمارا جہاں تازہ ہے اور ہماری زندگی میں بیداری ہے۔ صرف یہی نہیں کہ واقعہ کر بلا تاریخ اسلامی میں

سلام

قائم مہدی نقوی تذبذب نگروری، لکھنؤ

جج کچھ یہاں آ کے، یہاں کعبے بنے ہیں
ہم ماتم سرور کے لئے لائے گئے ہیں
سورج ہیں، غم سبط پیمبرؐ میں اُگے ہیں
حرّ شام کے زندان سے آزاد ہوئے ہیں
شبیرؑ کیلچے سے لگانے کو کھڑے ہیں
یوسفؑ کی قسم مصر کے بازار سے ہیں
گلتا ہے ادھر حضرت عباسؑ کھڑے ہیں
اس واسطے مقتل کی رضا مانگ رہے ہیں
عباسؑ سے نیزوں کے ہنر سیکھے ہوئے ہیں
قرآن کے سوروں کی زباں بول رہے ہیں
روکا تو رکے، شاہ چلے ہیں، تو چلے ہیں
یہ ثانی زہراؑ نے ہمیں تحفے دیئے ہیں
”جس گھر میں علم ہے وہاں عباسؑ بسے ہیں“
شبیرؑ نے شمشیر تلے سجدے کئے ہیں
تا حدِ نظر راہ میں زخموں کے دیئے ہیں
اے بابا! سکینہؑ نے بہت رنج سہے ہیں
اصغرؑ نے تبسم سے عجب وار کئے ہیں
تذبذب کے اشعار اگر اچھے لگے ہیں

یہ ہند ہے، ہر گھر میں عزا خانے سے ہیں
کہنے کو تو دنیا میں بہت آئے گئے ہیں
پلکوں کے کناروں پہ جو یہ اشک رکے ہیں
گر چاہتے ہو نورِ سحر مانگ لو حرّ سے
کس اوج پہ ہے خُرتری قسمت کا ستارا
اکبرؑ کی زیارت کے لئے کرب و بلا میں
جس سمت عزا خانے میں ہے پرچمِ عباسؑ
قاسمؑ کو مزا موت کا کیا ہے، یہ پتہ ہے
زینبؑ کے پسر کیوں نہ کریں رن پہ چڑھائی
یہ ایسا گھرانہ ہے جہاں پیر و جواں سب
کیا شان ہے انصارِ حسین ابن علیؑ کی
تابوتِ علم، تعزیے اور مجلسِ سرورؑ
ویرانیاں اُس گھر کی طرف آ نہیں سکتیں
گر شہؑ سے محبت ہے تو سجدے کرو تم بھی
لو دیتے ہیں سجادؑ کے قدموں کے نشانات
یوں خواب میں بیٹی نے کیئے بین پدر سے
سب اہلِ ستم پھیر کے منہ روتے ہیں اپنا
ہر ایک عزا دار دعاؤں سے نوازے